

## حضرت امام علی علیہ السلام کے حالات کا مختصر جائزہ

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و تربیت کے پہلے کامل نمونہ تھے ۔

علی علیہ السلام نے بچپن سے ہی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں پرورش پائی تھی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحہ تک ایک سایہ کے مانند ساتھ ساتھ رہے اور آپ کی شمع وجود کے گرد پروانہ کی طرح پرواز کرتے رہے۔ جب آخری بار آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوئے، یہ وہ لمحہ تھا جب آپ نے آنحضرت کے جسد مطہر کو آغوش میں لے کر سپرد خاک کیا۔

حضرت علی علیہ السلام ایک عالمی شخصیت ہیں۔ دعوی کے ساتھ یہ کہ جتنی گفتگو اس عظیم شخصیت کے بارے میں ہوئی ہے، اتنی کسی بڑے سے بڑے عالمی شخصیت کے بارے میں نہیں ہوئی ہے۔ شیعہ و سنی اور مسلم وغیر مسلم دانشوروں اور مصنفوں نے حضرت علی علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں ایک بزار سے زائد کتا بیں تالیف کی ہیں۔ آپ کے بارے میں دوست و دشمن بے شمار تحقیق اور کھوج کے باوجود آپ کے ایمان میں کسی قسم کا کمزور نقطہ پیدائیں کر سکے یا آپ کی شجاعت، عفت، معرفت، عدالت اور دوسرے تمام پسندیدہ اخلاق کے بارے میں شمّہ برابر نقص نہیں نکال سکے، کیونکہ آپ ایک ایسے شخص تھے، جو فضیلت و کمال کے علاوہ کسی چیز کو نہیں پہچانتے تھے اور اسی طرح آپ میں فضیلت و کمال کے علاوہ کوئی چیز نہیں پائی جاتی تھی ۔

تاریخ گواہ ہے کہ، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت سے آج تک جتنے حکام نے اسلامی معاشرہ میں حکومت کی ان میں صرف حضرت علی علیہ السلام ایسے ہیں کہ جنہوں نے اسلامی معاشرہ پر اپنی حکومت کے دوران پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر پوری طرح عمل کیا اور آنحضرت کی روشن سے ذرہ برابر منحرف نہیں ہوئے اور اسلامی قوانین اور شریعت کو کسی قسم کے دخل و تصرف کے بغیر اسی طرح نافذ کیا، جس طرح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں نافذ ہوئے تھے ۔

دوسرے خلیفہ کی وفات کے بعد نئے خلیفہ کو معین کرنے کے لئے خلیفہ دوم کی وصیت کے مطابق جو چھ رکنی کمیٹی بنائی گئی تھی، اس میں کافی گفتگو کے بعد خلافت کا مسئلہ علی اور عثمان کے درمیان تذبذب میں پڑا۔ علی کو خلافت کی پیشکش کی گئی، لیکن اس شرط پر کہ "لوگوں میں خلیفہ اول اور دوم کی سیرت پر عمل کریں" حضرت علی نے ان شرائط کو تھکراتے ہوئے فرمایا: "میں اپنے علم سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھوں گا۔" اس کے بعد وہی شرائط عثمان کے سامنے رکھی گئیں، انہوں نے قبول کیا اور خلافت حاصل کی، اگر چہ خلافت ہاتھ میں آئے کے بعد دوسرا سیرت پر عمل کیا ۔

علی علیہ السلام نے راہ حق میں جن جان نثاریوں، فداکاریوں اور عفو و بخشش کا مظاہرہ کیا ہے ان میں آپ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں بے نظیر تھے۔ اس حقیقت سے ہرگز انکار نہیں کیا جاسکتا، کہ اگر اسلام کا یہ جان نثار اور سورمانہ ہوتا، تو کفار و مشرکین بھرت کی رات کو، اس کے بعد بدرواحد، خندق و خیبر و حنین کی جنگوں میں نبوت کی شمع کو آسانی کے ساتھ بجھا کر حق کے پر چم کو سر نگوں کر دیتے۔

علی علیہ السلام نے جس دن سماجی زندگی میں قدم رکھا، اسی لمحہ سے انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے

،پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں، آپ کی رحلت کے بعد ، یہاں تک کہ اپنی با عظمت خلافت کے دنوں میں فقیروں اور پسمندہ ترین افراد جیسی زندگی بسر کرتے تھے، خوراک ،لباس اور مکان کے لحاظ سے معاشرہ کے غریب ترین افراد میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں تھا اور آپ فرماتے تھے ۔

"ایک معاشرے کی حاکم کو اس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے کہ ضرورت مندوں اور پریشان حال افراد کے لئے تسلی کا سبب بنے نہ ان کے لئے حسرت اور حوصلہ شکنی کا باعث ہو۔"(۱)

علی علیہ السلام اپنی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے محنت و مزدوری کرتے تھے، خاص کر کھبیتی باڑی سے دلچسپی رکھتے تھے، درخت لگاتے تھے اور نہر کھو دتے تھے، لیکن جو کچھ اس سے کماتے تھے یا جنگوں میں جو مال غنیمت حاصل کرتے تھے، اسے فقرا اور حاجتمندوں میں تقسیم کرتے تھے۔ جن زمینوں کو آباد کرتے تھے انہیں یا وقف کرتے تھے یا ان کو بیج کر پیسے حاجتمندوں کو دیتے تھے۔ اپنی خلافت کے دوران ایک سال حکم دیا کہ آپ کے اوقاف کی آمدنی کو پہلے آپ کے پاس لایا جائے پھر خرج کیا جائے۔ جب مذکورہ آمدنی جمع کی گئی تو یہ سونے کے ۲۴ ہزار دینار تھے ۔

علی علیہ السلام نے اتنی جنگوں میں شرکت کی لیکن کبھی کسی ایسے دشمن سے مقابلہ نہ کیا جسے موت کے گھاٹ نہ اتار دیا ہو۔ آپ نے کبھی دشمن کو پیٹھ نہ دکھائی اور فرماتے تھے :

"اگر تمام عرب میرے مقابلہ میں آجائیں اور مجھ سے لڑیں تو بھی میں شکست نہیں کھاؤں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں ہے ۔"

علی علیہ السلام ایسی شجاعت و بہادری کے مالک تھے کہ دنیا کے بہادروں کی تاریخ آپ کی مثال پیش نہ کرسکی، اس کے باوجود آپ انتہائی مہر بان، بمدرد، جوانمرد اور فیاض تھے۔ جنگوں میں عورتوں، بچوں اور کمزوروں کو قتل نہیں کرتے تھے اور ان کو اسیر نہیں بناتے تھے بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کرتے تھے۔

جنگ صفین میں معاویہ کے لشکرنے سبقت حاصل کر کے نہر فرات پر قبضہ کر لیا اور آپ کے لشکر پر پانی بند کر دیا، حضرت علی علیہ السلام نے ایک خونین جنگ کے بعد نہر سے دشمن کا قبضہ ہٹا دیا، اس کے بعد حکم دیا کہ دشمن کے لئے پانی کا راستہ کھلا رکھیں ۔

خلافت کے دوران کسی رکاوٹ اور دربان کے بغیر ہر ایک سے ملاقات کرتے تھے اور تنہا اور پیبدل راستہ چلتے تھے، گلی کوچوں میں گشت زنی کرتے تھے اور لوگوں کو تقوی کی رعایت کرنے کی نصیحت فرماتے تھے اور لوگوں کو ایک دوسروں پر ظلم کرنے سے منع کرتے تھے، بے چاروں اور بیویوں عورتوں کی مہر بانی اور فروتنی سے مدد فرماتے تھے۔ یتیموں اور لاوارثوں کو اپنے گھر میں پالتے تھے، ان کی زندگی کی ضرورتوں کو ذاتی طور پر پورا کرتے تھے اور ان کی تربیت بھی کرتے تھے ۔

حضرت علی علیہ السلام علم کو بے حد اہمیت دیتے تھے اور معارف کی اشاعت کے میں خاص توجہ دیتے تھے، اور فرماتے تھے :

"نادانی کے مانند کوئی درد نہیں ہے "(۲)

جمل کی خونین جنگ میں آپ اپنے لشکر کی صف آرائی میں مشغول تھے، ایک عرب نے سامنے آ کر "توحید" کے معنی پوچھے۔ لوگ ہر طرف سے عرب پر ٹوٹ پڑھ اور اس سے کھاگیا ایسے سوالات کا یہی وقت ہے؟! حضرت نے لوگوں کو اعرابی سے ہٹا کر فرمایا :

"ہم لوگوں سے ان ہی حقائق کو زندہ کرنے کے لئے لڑیے ہیں "(۳)

اس کے بعد اعرابی کو اپنے پاس بلایا، اپنے لشکر کی صف آرائی کرتے ہوئے اعرابی کو ایک دلکش بیان سے مسئلہ

کیوضاحت فرمائی۔

اس قسم کے واقعات حضرت علی علیہ السلام کے دینی نظم و ضبط اور ایک حیرت انگیز خدائی طاقت کی حکایت کرتے ہیں۔ جنگ صفين کے بارے میں مزید نقل کیا گیا ہے کہ، جب دو لشکر دو تلاطم دریاؤں کے مانند آپس میں لڑبے تھے اور ہر طرف خون کادریا بہ رباتها۔ توحضرت اپنے ایک سپاہی کے پاس پہنچے، اس سے پینے کے لئے پانی مانگا۔

سپاہی نے لکڑی کا ایک پیالہ نکالا اور اس میں پانی بھر کے پیش کیا، حضرت نے اس پیالہ میں ایک شگاف مشابدہ کیا اور فرمایا: "ایسے برتن میں پانی پینا اسلام میں مکروہ ہے۔"

سپاہی نے عرض کی: اس حالت میں کہ جب ہم ہزاروں تیروں اور تلواروں کے حملہ کی زد میں ہیں اس قسم کی دقت کرنے کا موقعہ نہیں ہے!

اس سپاہی کو آپ نے جو جواب دیا، اس کا خلاصہ یہ ہے: "ہم ان ہی دینی احکام و قوانین کو نافذ کرنے کے لئے لڑ رہے ہیں اور احکام چھوٹے بڑے نہیں ہوتے ہیں"

اس کے بعد حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاکر سامنے کیا اور سپاہی نے پیالہ میں بھرا پانی آپ کے ہاتھوں میں ڈال دیا۔

حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلام کے بعد ایسے پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے علمی حقائق کو فلسفی طرز تفکر، یعنی آزاد استدلال میں بیان فرمایا اور بہت علمی اصطلاحیں وضع کیں اور قرآن مجید کی غلط قرأت اور تحریف سے حفاظت کے لئے عربی زبان کے قوائد "علم نحو" وضع کئے اور ان کو مرتب کیا۔

آپ کی تقریروں، خطوط اور دیگر فصیح بیانات میں، معارف الہی، علمی، اخلاقی، سیاسی یہاں تک کہ ریاضی کے مسائل میں جو باریک بنی پائی جاتی ہے، یقیناً وہ حیرت انگیز ہیں۔

---

۱. نهج البلاغہ فیض الاسلام، خطبه ۲۰۰، ص ۶۶۳۔

۲. شرح غرر الحکم، ج ۲، ص ۳۷۷، ح ۲۸۸۲۔

۳. بخار الانوار، ج ۳، ص ۲۰۷، ح ۱۔